تار کا پتہ: الفضل قادیان

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL QADIAN

شرح چندہ پیشگی
سالانہ للعہ
ششماہی ۸؍
سہ ماہی ۱۲/
ماہانہ

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ "الفضل" ہو

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۴	مورخہ ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ	یوم شنبہ	مطابق ۱۸ جولائی ۱۹۳۶ء	نمبر ۱۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ جولائی ۔ آج دھرم سالہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق جو ڈاکٹری رپورٹ پہنچی ہے ۔ وہ مظہر ہے ۔ کہ حضور کو انتڑیوں میں خراش ابھی تک ہے ۔ گو پہلے سے کم ہے حضرت ام المومنین کی صحت پہلے کی نسبت بہتر ہے ۔

سید عزیز الرحمٰن صاحب مہاجر بریلوی ۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے ہیں ۔ لمبے عرصہ سے رعشہ کے مرض میں مبتلا ہیں ۔ اب چند دنوں سے ان کی حالت تشویشناک ہوتی جا رہی ہے ۔ احباب دعا فرمائیں ۔ کہ خدا تعالیٰ ان کی تکلیف دور فرمائے ۔

مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل مبلغ کچھ عرصہ بیمار رہے ۔ کچھ افاقہ ہونے کے بعد پھر بیماری کا دورہ شروع ہو گیا ہے ۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہوں کے بد اثرات سے محفوظ رہنے کا یقینی ذریعہ

"اس بات کو بخوبی یاد رکھو ۔ کہ گناہ ایسی زہر ہے جس کے کھانے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے ۔ اور نہ صرف ہلاک ہی ہوتا ہے ۔ بلکہ وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے سے رہ جاتا ہے ۔ اور اس قابل نہیں ہوتا کہ نعمت اس کو مل سکے ۔ جس جس قدر گناہ میں مبتلا ہوتا ہے اسی اسی قدر خدا تعالیٰ سے دور ہوتا چلا جاتا ہے ۔ اور وہ روشنی اور نور جو خدا تعالیٰ کے قرب میں اسے ملتی تھی ۔ اس سے پرے ہٹتا جاتا ہے ۔ اور تاریکی میں پڑ کر ہر طرف سے آفتوں اور بلاؤں کا شکار ہو جاتا ہے یہاں تک کہ سب سے زیادہ خطرناک دشمن شیطان اس پر اپنا قابو پا لیتا ہے ۔ اور اسے ہلاک کر دیتا ہے لیکن اس خطرناک نتیجہ سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک سامان بھی رکھا ہوا ہے ۔ اگر انسان اس سے فائدہ اٹھائے تو وہ اس ہلاکت کے گڑھے سے بچ جاتا ہے ۔ اور پھر خدا تعالیٰ کے قرب کو پا سکتا ہے ۔ وہ سامان کیا ہے رجوع الی اللہ یا سچی توبہ ۔ خدا تعالیٰ کا نام تواب ہے وہ بھی رجوع کرتا ہے ۔ اصل بات یہ ہے ۔ کہ انسان جب گناہ کرتا ہے ۔ تو اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ اس سے بعید ہوتا ہے ۔ لیکن جب انسان رجوع کرتا ہے ۔ یعنی اپنے گناہوں سے نادم ہو کر پھر خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے ۔ تو اس کریم رحیم خدا کا رحم اور کرم بھی جوش میں آتا ہے ۔ اور وہ اپنے بندہ کی طرف توجہ کرتا ہے ۔ اور رجوع کرتا ہے اس لئے اس کا نام تواب ہے ۔ پس انسان کو چاہیئے کہ اپنے رب کی طرف رجوع کرے تاکہ وہ اسکی طرف رجوع برحمت کرے ۔" (الحکم ۲۴ ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء)

اخبار احمدیہ

ایک احمدی نوجوان کی شاندار کامیابی

محمد نوشاد خاں صاحب نے امسال ویٹرنری کالج لاہور کا آخری امتحان پاس کیا ہے اور تمام پنجاب میں اول رہے ہیں۔ کالج کی طرف سے ان کو چار میڈل دے کر ان کی عزت افزائی کی گئی ہے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ ان کے پرچے اچھے نہ ہوئے تھے۔ مگر وہ روزانہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست کرتے تھے اور یہ حضور ہی کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر نمایاں کامیابی عطا فرمائی (منیجر)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار جس محکمہ میں ملازم ہے۔ اس میں افسروں نے تخفیف شروع کی ہوئی ہے۔ بہت سے ملازم نکال دیئے گئے ہیں۔ احباب احمدی بھائیوں کے بحال رہنے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد عثمان ڈرائیور کوڑی محکمہ برج (۲) خاکسار چند یوم سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ شبیر محمد از بلارم دکن (۳) گلگت میں برادر حاجی عبدالغنی کا فرزند محمد یوسف بعارضہ خسرہ بیمار ہے۔ احباب بجالئے صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار عبدالغفار باندی پور کشمیر۔ (۴) مومنہ خاتون صاحبہ بنت خان بہادر ابوالہاشم خانصاحب چودھری امیر جماعت بنگال بوگرا (بنگال) میں قریباً دو ہفتہ سے بعارضہ تپ محرقہ بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار سید اعجاز احمد بنگالی۔ قادیان (۵) میرے والد صاحب عرصہ تین ماہ سے مختلف امراض میں مبتلا چلے آ رہے ہیں۔ آج کل ان کے کان کے پیچھے ایک پھوڑے کا اپریشن ہوا ہے احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار ڈاکٹر نور احمد میڈیکل آفیسر شفاخانہ چک ۳۰ ج ب ضلع لائل پور (۶) خاکسار کی روحانی ترقی۔ ملازمت میں استقلال نیز میری اہلیہ کی صحت کے لئے احباب دعا کریں۔ خاکسار محمود احمد ناصر کندیاں (۷) برادرم ملک محمد حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لاء مرحوم کی لڑکی مبارکہ بیگم کئی دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں خاکسار ملک عبدالعزیز مولوی فاضل قادیان (۸) عزیز حمید تاحال سخت بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد علی خاں اشرف ہوشیارپوری (۹) ڈاکٹر نذیر احمد صاحب عدیس آبابا سے لکھتے ہیں۔ کہ مجھے اطالین حکام کی طرف سے بعض سخت تکالیف پہونچنے لگی تھیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بعض دور ہو گئی ہیں۔ اور بعض باقی ہیں۔ شمالی محاذ اور جنوبی محاذ کے ڈاکٹر یا تو قتل ہو گئے۔ یا قید ہیں۔ مجھے اللہ جل شانہ نے اپنے فضل سے محفوظ رکھا ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ تکالیف سے کلی نجات دے (ماسٹر) عبدالرحمن بی۔ اے۔ قادیان (۱۰) میرا ایک پوتا اور ایک پوتی بعارضہ بخار میعادی سخت بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں خاکسار ولی محمد پٹواری نارووال ضلع سیالکوٹ

ولادت

۱۔ شیخ الطاف حسین صاحب انچولوی کے ہاں دوسرا لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے ارشاد حسین نام تجویز فرمایا۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ بچہ کی درازی عمر۔ خادم دین۔ نیک صالح اور متقی ہونے کی دعا کریں۔ خاکسار کظیم الرحمن از قادیان۔

۲۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کے ہاں ۸ جون کو لڑکا تولد ہوا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مولود کا نام عطاء اللہ رکھا ہے۔ احباب درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار شیخ الٰہی بخش از مدھ رانجھا ضلع سرگودھا۔ (۳) اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے گھر ۲۷ جون کو لڑکا تولد ہوا۔ احباب مولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سردار محمد قادیان۔ (۴) میرے بھائی عبدالرحیم صاحب اوورسیر نہر جھنگ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۰ جولائی کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ عبدالکریم گڈس کلرک جہلم (۵) شیخ محمد یوسف صاحب ڈلہوزی کے ہاں ۲۸ جون کو لڑکا پیدا ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولود کو لمبی عمر دے۔ اور خادم دین بنائے۔ قاضی محمد نذیر لائلپوری

تحریک دعا

عزیزان مظفر احمد و ظفر احمد و سعید احمد سلمہم اللہ تعالےٰ کا امتحان لنڈن میں ۱۵ جولائی سے شروع ہو چکا ہے۔ اور غالباً وسط اگست تک جاری رہے گا۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان بچوں کیلئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور انہیں ہر جہت سے مظفر و منصور کر کے کامیاب و بامراد واپس لائے۔ اور خادم دین بنائے۔ آمین: (خاکسار میرزا بشیر احمد قادیان)

طلبائے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کا علمی مقابلہ

۱۷ جولائی۔ آج تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے طلباء کے درمیان ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے انچارج سٹوڈنٹس یونین کے زیر اہتمام تلاوت قرآن کریم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھنے اور طرح کے مصرعہ پر نظم کہنے کا مقابلہ ہوا۔ اجلاس کے صدر صوفی محمد ابراہیم صاحب بی۔ ایس سی بی۔ ٹی تھے۔ قاریوں میں حافظ مسعود احمد صاحب ابن بھائی محمود احمد صاحب متعلم جماعت نہم اول رہا۔ اور صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب دوسرے رہتے ہوئے انعام کا مستحق ہوا۔ نظم پڑھنے والوں میں سے شریف احمد طالب علم جماعت دہم اول اور سید مسعود مظفر احمد دوم قرار پاکر چوہدری نثار احمد صاحب (ملازم افریقہ) و نصیر شاہ (اولڈ بوائز) کے مقرر کردہ انعامات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ

ہندوستان میں ریلوے اور موٹروں کے باہمی تقابل کا مسئلہ

یوں تو ان دنوں دُنیا کے کم وبیش تمام ممالک ریلوے اور موٹر ٹرانسپورٹ کے باہمی مقابلہ کی مشکلات سے دوچار ہیں - اور ان کا حل تلاش کرنے کے لئے اپنے اپنے ملک کے خاص حالات کے ماتحت کوشاں ہیں - لیکن اس مسئلہ نے ہندوستان میں جو صورت اختیار کر رکھی ہے - وہ وسعت اثر کے لحاظ سے بڑی حد تک تشویشناک ہے - اور اس ملک کی عجیب خصوصیات کے لحاظ سے اس کا کوئی عمدہ اور موزوں حل جلد تلاش کرنا نہایت ضروری ہے ::

موٹروں کے ذریعہ آمد و رفت میں اضافہ اور اس کے علاوہ ان میں اسباب اور دیگر اشیاء کی ترسیل ریلوے کو آمدنی کے اس بہت بڑے حصہ سے جو اسے دُوسری صورت میں حاصل ہونی ضروری تھی - محروم کر رہی ہے ، چنانچہ ۳۶-۱۹۳۵ء کے ریلوے بجٹ کے متعلق اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے آنریبل کامرس اینڈ ریلویز ممبر نے بیان کیا تھا - کہ موٹروں کے مقابلہ کی وجہ سے ریلوے کو تین کروڑ روپیہ سالانہ نقصان ہو رہا ہے - اور یہ نقصان صرف موٹروں کے ذریعہ مسافروں کی آمد و رفت کے باعث تھا - اب چونکہ مال کی ترسیل بھی بہت حد تک موٹروں کے ذریعہ شروع ہو گئی ہے ، اس لئے ریلوے کے اس نقصان میں مزید اضافہ ہونے کا احتمال ہے - اور اس میں کیا شبہ ہے - کہ ریلوے اور موٹر ٹریفک میں یہ مقابلہ ریلوے بجٹ میں خسارہ کا ایک بہت بڑا باعث ہے ::

چونکہ یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے - اس لئے اس پر غور کرنے کے لئے ان دنوں ایک جدید ٹرانسپورٹ مشاورتی کونسل شملہ میں اپنے اجلاس منعقد کر رہی ہے جس میں حکومت ہند کے نمائندگان کے علاوہ مختلف صوبجاتی حکومتوں کے نمائندے اور غیر سرکاری بھی شامل ہیں کونسل کا مقصد یہ ہے - کہ ریلوں اور سڑکوں کے ٹریفک کے درمیان جو غیر ضروری اور مضرت رساں مقابلہ ہے - اس کو مٹانے اور ان میں تعاون پیدا کرنے کا کوئی طریق نکالا جائے - معاملہ کی اہمیت کے پیش نظر ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند نے بھی کونسل کے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے مجملاً اس مسئلہ کے جائز اور مناسب حل کی طرف توجہ دلائی - اور ان خطرات سے آگاہ کیا ہے - جو موٹروں اور ریلوے کے باہمی تقابل کے اقتصادی حدود سے تجاوز کر جانے سے پیش آ سکتے ہیں ::

ظاہر ہے - کہ ریلوے اور موٹر ٹریفک کے مقابلہ کے جائز سطح پر نہ آنے کی صورت میں نہ صرف محکمہ ریلوے کو شدید مالی نقصانات کا زیر بار ہونا پڑے گا - بلکہ اس سے موٹر ٹرانسپورٹ کو بھی سخت مشکلات میں سے گزرنا ہوگا - ملکوں کی عام اقتصادی ترقی کا انحصار بہت حد تک اسباب اور اشیاء تجارتی کے کرایہ کی شرحوں کے موزوں سسٹم پر ہوتا ہے اور ہندوستان میں دوسرے ممالک کی طرح اشیاء کے کرایہ کی تعیین کا بہترین طریق رائج ہے اور وہ یہ ہے کہ کرایہ کی شرحیں ریلوے کے اخراجات کی بناء پر مقرر نہیں ہوتیں - بلکہ ان کے مقرر کرنے میں اس اصل کو ملحوظ رکھا جاتا ہے - کہ آیا اشیاء اس کرایہ کی متحمل ہو سکتی ہیں - جو ان پر لیا جاتا ہے - یا نہیں چنانچہ اس طریق کے ماتحت بھاری بھرکم مگر کم قیمت اشیاء مثلاً کوئلہ - لکڑیاں اور اجناس وغیرہ وغیرہ بہت کم شرحوں پر دُور دُور تک پہونچائی جاتی ہیں - اور ان اشیاء پر جن کی قیمت ان کے وزن اور مقدار کے لحاظ سے بہت زیادہ ہو - مثلاً سونا - چاندی پارچات وغیرہ - ان پر کرایہ زیادہ لیا جاتا ہے - یہ ایک ایسا طریق ہے - جس سے ملکی تجارت کو بہت فائدہ پہونچتا ہے کیونکہ وہ اشیاء جو کم قیمت مگر بڑا حجم رکھنے کی وجہ سے زیادہ کرایہ کی متحمل نہیں ہو سکتیں - قیمتوں میں معمولی تبدیلی کے ساتھ دور دراز جگہوں تک پہونچائی جا سکتی ہیں - اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہندوستان کی زرعی اور صنعتی ترقی میں اس طریق کو بہت بڑا دخل ہے لیکن اس سسٹم کو موٹروں کے مقابلہ سے یہ خطرہ لاحق ہے - کہ وہ قیمتی اشیاء جو کرایہ کی بڑی شرحوں کی متحمل ہو سکتی ہیں - وہ ریلوے کی بجائے موٹروں کے ذریعہ لائی اور لے جائی جائیں گی - جس کا نتیجہ یہ ہوگا - کہ ریلوے زیادہ نفع بخش ٹریفک کی ایک بڑی مقدار سے محروم ہو جانے کی وجہ سے مجبور ہوگی - کہ بہت بڑے نقصان سے بچنے کے لئے مال کے کرایہ کی شرحوں میں اضافہ کر دے - اور لازماً اس تبدیلی کا اثر ان چیزوں پر پڑے گا - جو کرایہ میں کسی مزید ایزادی کی متحمل نہیں ہو سکتیں - اور اس صورت حالات کے جو نتائج ہو سکتے ہیں - وہ ظاہر ہیں - اس سے مارکیٹوں کی قیمتوں میں بہت بڑا خلل واقع ہو جائے گا - تجارت کو شدید نقصان پہنچیگا - اور "کامل مارکیٹ" (Perfect Market) کا آ... مدعا اور مقصد جو ہر جگہ قیمتوں میں یکسانیت کے قیام کے متعلق اس کے پیش نظر ہوتا ہے - فوت ہو جائے گا - نیز زراعتی پیداوار کی قیمتوں پر بھی نہایت مضرت رساں اثر پڑے گا ::

الغرض ملکی تجارت کا تمام نقشہ درہم برہم ہو جائے گا - اور ملک کی اقتصادی حالت اور زیادہ خطرہ میں پڑ جائے گی - اس افسوسناک صورت حالات سے بچنے کے لئے ضروری ہے - کہ ریلوے اور موٹر کے مفادات کے تصادم کو دُور کر کے باہمی تعاون کی کوئی راہ نکالی جائے - ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند نے بھی کونسل کے نمائندگان سے اپیل کی ہے - کہ وہ باہمی تعاون کی رُوح سے اس مسئلہ کا حل تلاش کریں - اور ایک ایسا لائحہ عمل مرتب کریں - جس پر عمل کرنے سے ذرائع رسل و رسائل کے ان ہر دو طریقوں کو اس طریق سے ترقی کی راہ پر چلایا جائے - کہ وہ ملک کے لئے فائدہ کا موجب ہوں ::

دردانیال کانفرنس اور اٹلی

جمہوریہ ترکیہ کے دردانیال اور آبنائے باسفورس کے فوجی استحکام کے مطالبہ پر غور کرنے کے لئے مانٹریو میں جو کانفرنس منعقد ہو رہی ہے - اس میں معاہدہ لوزان میں شریک ہونے والے بیشتر ممالک شامل ہیں - اور اگرچہ اس کانفرنس کے مندوبین میں دردانیال میں سے جہازوں کی آمد و رفت کے متعلق ابھی کوئی تصفیہ نہیں ہوا - تاہم خیال کیا جاتا ہے کہ عنقریب ان کے درمیان کوئی سمجھوتہ ہو جائے گا - کیونکہ کانفرنس کے گزشتہ اجلاس میں تمام مندوبین کا متفقہ رویہ یہ تھا - کہ ترکی کو اس بات کا اختیار دیا جائے - کہ وہ جنگ کی صورت میں کسی ملک کے جہازوں کو ان آبناؤں میں سے نہ گزرنے دے - لیکن ظاہر ہے کہ یہ سمجھوتہ اسی صورت میں ٹھوس اور پائدار ہو سکتا ہے جبکہ معاہدہ لوزان میں شریک ہونے والی تمام دول اس میں حصہ لیں - اٹلی اس کانفرنس میں شامل نہیں ہوا - اول اول اس نے اپنی عدم شمولیت کی یہ وجہ پیش کی تھی - کہ جب تک اس کے خلاف تعزیری قیود اٹھائی نہیں جائیں گی وہ اس کانفرنس میں شریک نہیں ہوگا لیکن اب باوجود اس بات کے کہ برطانیہ فرانس اور دیگر ممالک کی طرف سے عقوبات کے ارتفاع پر آمادگی کا اعلان ہو چکا ہے - اس نے کانفرنس میں

سابقہ خطوط کی تشریح میں مولنا ابوالکلام آزاد کے تازہ خطوط

مسئلہ نزولِ مسیحؑ اور مولنا ابوالکلام آزاد

(۱)

مولنا آزاد کے خلاف ہیجان

مولانا ابوالکلام آزاد نے اپنے ان خطوط میں جو انہوں نے سید فضل شاہ صاحب مالک شاہجہان ہوٹل بمبئی کے بعض سوالات کے جواب میں لکھے۔ احمدیت کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا تھا۔ ان کا شائع ہونا تھا کہ مولانا آزاد کے خلاف مسلمانوں کے ایک بہت بڑے طبقہ میں ہیجان پیدا ہو گیا۔ اور نہ صرف جماعت احمدیہ نے ان کے خیالات پر حیرت و استعجاب کا اظہار کیا۔ بلکہ وہ لوگ بھی جو آج سے کچھ عرصہ پہلے مولانا آزاد کو مجدد عصر "قرار دیتے ہوئے لکھا کرتے تھے۔ کہ جب حالت انتہا سے زیادہ مایوس کن ہو گئی۔ کتاب و سنت کا رشتہ ہاتھ سے جاتا رہا۔ علماء زبانیں کو قرآن و حدیث کے پاک کلمات سے ننگ و عار آنے لگی۔ عقائد میں ایک عظیم فساد رونما ہو گیا۔ اعمال کا جذبہ دل سے نکل گیا۔ تو اس حالت میں اللہ تعالےٰ نے اس وجودِ مبارک۔ اس مجسمہ صداقت اس پیکرِ حق اور اس مجدد عصر کو اپنے دین کے احیاء کی خاطر کھڑا کیا۔ جسے دنیا امام الہند حضرت مولانا ابوالکلام آزاد کے نام سے تعبیر کرتی ہے" (رسالہ الفرق بین اولیاء اللہ و اولیاء الشیطان۔ مطبوعہ مطبع کریمی لاہور ۲۲ء صدیہ)

نیز وہ جو بڑے طمطراق سے لکھتے تھے۔ کہ

"یہ نہایت مسرت کا مقام ہے۔ کہ ہمارے اس مبارک سلسلہ کی ابتداء اس مبارک وجود کی ایک نہایت اہم اور ضروری تحریر سے ہوتی ہے۔ جسے اللہ تعالےٰ نے اس عہد کی فاتحیت و مجددیت کی خلعتِ خاص سے سرفرازی و سربلندی بخشی۔ جو اس دورِ تاریک اور اس عصر تیرہ میں سب سے پہلے مشکوٰۃ نبوت کا نور ہاتھ میں لے کر گم کردہ راہ لوگوں کی راہنمائی کے لئے اُٹھا۔ اور جس کی پاک زبان پر اس زمانہ میں سب سے پہلے حق و صداقت کے کلماتِ طیبہ جاری ہوئے" (ایضاً)

ایسے مبالغہ خوردہ لوگوں کو مولانا آزاد کے اس تعجب انگیز بیان پر کہ "ہم نہیں جانتے مجدد کیا بلا ہوتی ہے" اور یہ کہ "ہمارا اعتقاد ہے۔ اب نہ کوئی بروزی مسیحؑ آنے والا ہے نہ حقیقی" سخت حیرت ہوئی اور جیسا کہ اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ ان کے خیالات کی ترجمانی کرتے ہوئے بعض لوگوں نے مولانا آزاد کو خطوط لکھے۔ جن میں سے ایک "گیا" کے ناظم انجمن اہلحدیث مولوی محمد فرخ حسین صاحب ہیں

ناظم انجمن اہلحدیث "گیا" کا خط

انہوں نے اپنے خط میں مولانا آزاد کو لکھا۔ کہ "اسلامی پبلک میں آپ کی بابت ایک خلش سی پیدا ہو رہی ہے۔ جس کا باعث اخبار ہند مورخہ ۲۹ جون ۱۹۳۶ء کا وہ بیان ہے۔ جس میں آپ نے سید فضل شاہ کے خط کا جواب تحریر فرمایا ہے۔ اور جس میں آپ نے یہ لکھا ہے۔ کہ "پس کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہم اس کے اعتقاد پر مجبور رہوں۔ ہمارا اعتقاد ہے۔ کہ اب نہ کوئی بروزی مسیحؑ آنے والا ہے۔ نہ حقیقی"۔ آپ کے اس جیسے کلمات یہاں کی پبلک کے لئے باعث تشویش ہو رہے ہیں۔ اور یہ خیال کیا جا رہا ہے۔ کہ آپ نزول ابن مریم عیسےٰ علیہ السلام کے قائل نہیں معلوم ہوتے۔ جناب والا سے دریافت طلب یہ امر ہے۔ کہ آپ نزول ابن مریم عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے ہیں۔ اور آپ کے مذکورہ بالا جملہ کا صحیح مفہوم کیا ہے۔ نزول عیسےٰ ابن مریم علیہ السلام سے متعلق جو متفق علیہ حدیث آئی ہے۔ اور جو ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ اس کے متعلق جناب کا کیا خیال ہے۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکمًا عدلًا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتیٰ لا یقبلہ احدٌ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نیز یہ بھی فرمایئے۔ کہ مسلمانوں کے لئے صحیح احادیث کیا مرتبہ رکھتی ہیں۔ عقائد و اعمال کے لئے واجب ہیں۔ یا نہیں" (مدینہ بجنور ۱۳ جولائی)

ایک امرت سری کا اضطراب

اسی طرح مولوی عبدالرحمٰن صاحب امرت سری کے متعلق الجمعیۃ دہلی ۱۳ جولائی لکھتا ہے۔ کہ انہوں نے یہ محسوس کر کے کہ مولانا آزاد کے خطوط سے بعض لوگوں کو یہ خیال پیدا ہوا ہے۔ کہ شاید مولانا ان روایات کی تغلیط کر رہے ہیں۔ جو آثارِ قیامت کے بارہ میں آئی ہیں۔ اور جن میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے نزول کی خبر دی گئی ہے۔ مولانا ابوالکلام کو خط لکھا۔ اور دریافت کیا کہ "معاملہ کی اصلیت کیا ہے"

منتظرینِ مسیحؑ کے قلوب پر "کاری ضرب"

ان خطوط سے جو مولانا کو لکھے گئے۔ اور جن میں لکھنے والوں نے نہ صرف اپنے اضطراب کا اظہار کیا۔ بلکہ اور دوسرے مسلمانوں کی اس خلش کی بھی ترجمانی کی ہے۔ جو مولانا کے خطوط سے ان کے دلوں میں پیدا ہو گئی تھی۔ ظاہر ہے کہ وہ لوگ سراسر غلطی پر تھے۔ جو اپنی جہالت سے مولانا آزاد کے بیان کو احمدیت کے کاسہ سر پر ایک اور کاری "ضرب" قرار دے رہے تھے۔ اور سمجھ رہے تھے۔ کہ انہوں نے احمدیت کے خلاف مولانا آزاد کا ایک "باطل سوز بیان" پیش کیا ہے۔ کیونکہ اس سے احمدیہ عقائد کی بطالت ثابت ہونی تو الگ رہی۔ اہل السنت والجماعت کے عقائد پر درحقیقت ایک کاری ضرب تھی۔ اور سخت چوٹ تھی۔ ان مسلمانوں کے قلوب کے لئے جو ابھی تک ایک مسیح و مہدی کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور اسلام کی ترقی اس کے وجود سے وابستہ قرار دیتے ہیں۔ اسی وجہ سے مسلمانوں میں ہیجان و اضطراب پیدا ہوا۔ اور انہوں نے مولانا سے دریافت کیا۔ کہ نزول مسیحؑ کے متعلق صحاح میں جو احادیث آتی ہیں۔ ان کے متعلق غیر مبہم الفاظ میں آپ کی کیا رائے ہے۔ کیونکہ مسلمانوں میں آپ کے خلاف شبہات پیدا ہو رہے ہیں۔

مولانا آزاد اور مسئلہ نزول مسیحؑ

مولانا آزاد نے ان خطوط کے جواب میں دو خط لکھے ہیں جن میں سے ایک "مدینہ" بجنور ۱۳ جولائی میں اور دوسرا "الجمعیۃ" دہلی ۱۳ جولائی میں شائع ہوا ہے۔ ہمیں خوشی ہے۔ کہ مولانا جو سابقہ خطوط میں حدیثوں کی طرف کسی مسئلہ کے استنباط کے لئے رخ کرنا بھی قرآن مجید کے دعویٰ الیوم اکملت لکم دینکم پر بہت بڑی زد سمجھتے تھے اور جن کا خیال تھا۔ کہ اگر کسی مسئلہ کا ذکر قرآن مجید میں نہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ نعوذ باللہ قرآن ناقص و ناتمام ہے۔ وہ ان خطوط میں مسلمانوں کے ہیجان کو دیکھ کر یہ لکھنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ کہ "جو نفی کی گئی ہے وہ کسی ایسے ظہور کی کی گئی ہے۔ جو تکمیل دین کے لئے ہو۔ نفس نزول کی نہیں کی گئی"۔ نزول مسیحؑ کی روایات صحاح میں موجود ہیں اور معلوم و مسلّم ہیں" (مدینہ ۱۳ جولائی)

پھر اپنے مطلب کو واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ بہ سلسلہ آثار قیامت نزول مسیحؑ کی جو خبر دی گئی ہے اس کی نفی کی جائے۔ چنانچہ عبارت مسئولہ عنہا کا بغور مطالعہ کیجئے۔ سارا زور تکمیل دین اور شرائط ایمان و نجات کے معاملہ پر پڑ رہا ہے" (الجمعیۃ ۱۳ جولائی)

گویا مولانا آزاد یہ امر تسلیم فرماتے ہیں۔ کہ نزول مسیح کے متعلق احادیث میں جو خبر دی گئی ہے۔ وہ بالکل صحیح اور درست ہے۔ اور مسلمانوں کو اسی طرح حضرت مسیحؑ کا انتظار کرتے رہنا چاہیئے جیسا کہ وہ اب تک کر رہے ہیں۔ اس طرح گو انہوں نے اپنے سابقہ خطوط کی بعض باتوں کو جن کی غلطی ہم نے "الفضل" میں واضح کی تھی خود رد کر دیا ہے۔ تاہم انہوں نے تازہ خطوط میں بعض ایسی باتیں لکھ دی ہیں۔ جو قرینِ صواب نہیں۔ اور ہم چاہتے ہیں۔ کہ ان کا تاریک پہلو منظرِ عام پر سے آئیں؛

تین اہم باتیں

مولانا نے ان خطوط میں پہلی بات یہ لکھی ہے۔ کہ سید فضل شاہ صاحب نے انہیں لکھا تھا۔

"احمدی جماعت کے مبلغ کہتے ہیں ہمیں حضرت مسیح علیہ السلام کے دوبارہ ظہور پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور دین کی تکمیل انہی کے ہاتھوں ظہور میں آئے گی"

اس کے جواب میں مَیں نے انہیں لکھا کہ

"یہ صحیح نہیں۔ اگر کسی زمانہ میں مسلمانوں کے لئے یہ بات ضروری ہونے والی تھی۔ کہ کسی نئے ظہور پر ایمان لائیں۔ اور دو شہادتوں پر ایک تیسری شہادت کا اضافہ ہو جائے۔ تو ضروری تھا۔ کہ اس کا انہیں صاف صاف حکم دیا جاتا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ایسا کوئی حکم نہیں دیا گیا۔ پس معلوم ہوا۔ کہ اب تکمیل دین کے لئے نہ کسی بروزی مسیح کی ضرورت ہے۔ نہ حقیقی مسیحؑ کی۔ قرآن آ چکا۔ اور دین کا معاملہ کامل ہو چکا" (الجمعیۃ)

دوسری بات وہ یہ لکھتے ہیں:۔ کہ

"نزول مسیح کی خبر محض آثارِ قیامت کے سلسلہ میں دی گئی ہے۔ مسلمانوں کی نجات وسعادت کے معاملہ کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے" (الجمعیۃ)

"اگر مسلمانوں کی نجات وسعادت آئندہ اس پر موقوف رہنے والی ہوتی۔ تو ضروری تھا۔ کہ اس کا صاف صاف حکم دیا جاتا۔ کیونکہ یہ نہایت اہم معاملہ تھا۔ مگر اس کا کوئی حکم نہیں دیا گیا" (مدینہ)

تیسری بات یہ لکھتے ہیں۔ کہ

"نزولِ مسیح کی جتنی روایتیں ہیں۔ اُن سب میں اُن کے نزول کو قیامت کے آثار ومقدمات میں سے قرار دیا گیا ہے۔ یہ کہیں نہیں ہے۔ کہ وہ بحیثیت رسول کے ظاہر ہونگے" (مدینہ)

پھر لکھتے ہیں:۔

"روایات میں جس نزولِ مسیح کی خبر دی گئی ہے۔ اس کا تعلق قیامت کے آثار ومقدمات سے ہے دین کی تکمیل سے نہیں ہے۔ کہ حضرت مسیح بہ حیثیت ایک نبی کے نازل ہونگے۔ اور ہر مسلمان کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ نبوت کے ایک نئے ظہور پر ایمان لائے" (الجمعیۃ)

مولانا آزاد کے یہ ہر دو خطوط انہی تین باتوں پر مشتمل ہیں۔ اور ہم ان تینوں کے متعلق اسلام کی صحیح تعلیم پیش کرتے ہوئے مولانا سے درخواست کرنا چاہتے ہیں کہ وہ حسب سابق ایک دفعہ پھر اپنے ان نظریات پر غور فرمائیں۔ مگر چونکہ اب کے انہوں نے احادیث کی صحت بھی تسلیم فرمالی ہے۔ اس لئے مناسب مواقع پر احادیث نبویہ کو بھی بطور شاہد پیش کیا جائے گا۔

تکمیلِ دین کے متعلق جماعت احمدیہ کا عقیدہ

مولانا آزاد نے سید فضل شاہ صاحب کی طرف اپنے ہر دو خطوط میں جو امر منسوب فرمایا ہے وہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے لکھا تھا جماعت احمدیہ کے مبلغین کہتے ہیں۔ دین اسلام کی تکمیل حضرت مسیح علیہ السلام کے ہاتھوں ہوگی۔ اور ان کے دوبارہ ظہور پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہمیں یقینی طور پر معلوم نہیں۔ سید فضل شاہ صاحب نے ان سے کیا سوال کیا تھا۔ لیکن اگر یہی سوال کیا تھا۔ تو یقیناً اس سوال کے ایک حصہ کے جواب میں ہم مولانا آزاد سے کلی طور پر متفق ہیں۔ اور اگر سید فضل شاہ صاحب نے احمدی مبلغین کی طرف یہ امر منسوب کیا تو کسی غلط فہمی کے ماتحت کیا۔ یعنی یہ کہنا۔ کہ احمدیہ جماعت کے مبلغین کہتے ہیں حضرت مسیح علیہ السلام کے ہاتھوں تکمیل دین ہوگی۔ کسی طرح بھی صحیح نہیں۔ بلکہ جماعت احمدیہ علےٰ وجہ البصیرت اس بات پر قائم ہے کہ دین اسلام کامل ہو چکا۔ قرآن مجید کے ذریعہ شرعی احکام کو خدا تعالےٰ نے اپنے انتہائی نقطۂ کمال تک پہونچا دیا۔ اور اب ان میں ایک نقطہ یا شوشہ کی کمی بیشی کی بھی گنجائش نہیں۔ اور یہ وہ عقیدہ ہے جو بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود پیش فرمایا چنانچہ آپ اپنی مشہور تصنیف ازالۂ اوہام میں ارقام فرماتے ہیں:۔

"ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے۔ اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کم ہو سکتا ہے۔ اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا۔ جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کی تبدیل یا تغییر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے۔ تو وہ ہمارے نزدیک جماعتِ مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے" (جلد اوّل صفحہ ۱۳۸)

الوصیت میں فرماتے ہیں:۔

"یہ خوب یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ نبوت تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بالکل مسدود ہے۔ اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہیں۔ جو نئے احکام سکھائے۔ یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے یا اس کی پیروی معطل کرے۔ بلکہ اس کا عمل قیامت تک ہے" (صفحہ ۱۲)

چشمۂ معرفت میں فرماتے ہیں:۔

"خدا اُس شخص کا دشمن ہے۔ جو قرآن شریف کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہے۔ اور محمدی شریعت کے برخلاف چلتا ہے۔ اور اپنی شریعت چلانا چاہتا ہے" (صفحہ ۳۲۴)

انجام آتھم میں فرماتے ہیں:۔

"من زاد علٰی ھٰذہ الشریعۃ مثقال ذرۃٍ او نقص منھا او کفر بعقیدۃٍ اجماعیّۃ فعلیہ لعنۃ اللّٰہ والملٰئکۃ والناس اجمعین" (صفحہ ۱۴۴)

یعنی جو شخص اس شریعت پر ایک ذرہ کی زیادتی کرے۔ یا ذرہ کی کمی کرے۔ یا کسی اجماعی عقیدہ کا انکار کرے۔ اس پر خدا اور فرشتوں اور تمام دُنیا کے انسانوں کی لعنت ہے۔

مواہب الرحمٰن میں فرماتے ہیں

"من خرج مثقال ذرّۃٍ من القرآن فقد خرج من الایمان" (صفحہ ۴۹)

یعنی جس شخص نے قرآن مجید سے ایک ذرہ کے برابر بھی روگردانی اختیار کی۔ وہ ایمان سے خارج ہو گیا۔

پھر "کشتی نوح" میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر بند کرتا ہے حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں۔ اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو" (صفحہ ۲۴)

غرض جماعت احمدیہ اس بات پر کامل یقین اور ایمان رکھتی ہے۔ کہ تکمیلِ دین ہو چکی۔ اور اب احکام اسلامی میں ایک رائی کے برابر بھی کمی یا بیشی کی گنجائش نہیں۔ اور جو شخص ایسا خیال کرتا ہے۔ بانیٔ سلسلہ احمدیہ اُسے خارج از ایمان اور ملعون قرار دیتے ہیں۔

تکمیل اشاعت کے لئے مسیح موعود کی ضرورت

لیکن تکمیل دین کے علاوہ ایک اور چیز بھی ہے جس کو حدِ کمال تک پہونچانے کے لئے مسیح موعود کا نزول اسلامی روایات کے رو سے ضروری ہے۔ اور وہ تکمیل اشاعتِ دین ہے۔ اسی وجہ سے سورۂ جمعہ میں خدا تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کی خبر دی ہے۔ ایک امیین میں اور دوسری آخرین میں

اولین میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت تکمیل دین کے لئے تھی۔ اور آخرین میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت تکمیل اشاعت دین کے لئے مقدر تھی۔ مگر چونکہ کسی انسان کے لئے خواہ وہ کتنا ہی بلند رتبہ رکھنے والا ہو۔ دنیا میں خلود ممکن نہیں۔ اس لئے لازمی طور پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا آخرین میں مبعوث ہونا بروزی طور پر ہی مقدر تھا۔ اور وہی بروز مسیح موعود ہے۔ چنانچہ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیف تھلک امۃ انا اولھا والمھدی وسطھا والمسیح آخرھا (مشکوٰۃ باب ثواب ھٰذہ الامۃ) کہ وہ امت کیونکر ہلاک ہوسکتی ہے۔ جس کے اول میں اور درمیان میں مہدی اور آخر میں مسیح موعود ہوگا۔ اس حدیث میں اولین میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کو اور آخرین میں مسیح موعود کی بعثت کو لازم قرار دیا ہے۔ مگر چونکہ قرآن کریم کی سورۃ جمعہ کی آیت وآخرین منھم لما یلحقوا بھم سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہی آخرین میں مقدر نظر آتی ہے۔ اور ادھر یہ بھی ثابت شدہ حقیقت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں بقا حاصل نہ تھی۔ اس لئے اس سے آپ کی بروزی بعثت ہی مراد ہوئی۔ جس کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک نے مسیح موعود کو چنا اور اس کو اپنے فیوض و برکات روحانیہ سے مالا مال کیا۔

غرض تکمیل اشاعت دین کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رجعت بروزی مقدر تھی۔ اور جس رجعت بروزی کا مصداق بن کر مسیح موعود نے آنا تھا۔ وہ تکمیل دین کے لئے نہیں۔ بلکہ تکمیل اشاعت دین کیلئے ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں چنانچہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس امر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"میں دوبارہ یاد دلاتا ہوں۔ کہ تکمیل ہدایت کے دن میں تو خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں موجود تھے۔ اور وہ روز یعنی جمعہ کا دن جو دنوں میں سے چھٹا دن تھا مسلمانوں کے لئے بڑی خوشی کا دن تھا۔ جب آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی نازل ہوئی۔ اور قرآن جو تمام انسانی کتابوں کا آدم اور جمیع معارف صحف سابقہ کا جامع تھا۔ اور مظہر جمیع صفات الٰہیہ تھا۔ اس نے آدم کی طرح چھٹے دن یعنی جمعہ کے دن اپنے وجود باجود کو اتم اور اکمل طور پر ظاہر فرمایا۔ یہ تکمیل ہدایت کا دن تھا مگر تکمیل اشاعت کا دن اس دن کے ساتھ جمع نہیں ہوسکتا تھا۔ کیونکہ ابھی وہ وسائل پیدا نہیں ہوئے تھے۔ جو تمام دنیا کے تعلقات کو باہم ملا دیتے اور بری اور بحری سفروں کو مسافروں کے لئے سہل کر دیتے۔ اور دینی کتابوں کی ایک کثیر مقدار قلمبند کرنے کے لئے جو تمام دنیا کے حصہ میں آسکے۔ آلات زود نویسی کے مہیا کر دیتے اور نہ مختلف زبانوں کا علم نوع انسان کو حاصل ہوا تھا۔ اور نہ تمام مذاہب ایک دوسرے کے مقابل پر آنکار امور پر ایک جگہ موجود تھے۔ اس لئے وہ حقیقی اشاعت جو اتمام حجت کے ساتھ ہر ایک قوم پر ہوسکتی ہے اور ہر ایک ملک تک پہنچ سکتی ہے۔ نہ اس کا وجود تھا۔ اور نہ معمولی اشاعت کے وسائل موجود تھے۔ لہٰذا تکمیل اشاعت کے لئے ایک اور زمانہ علم الٰہی نے مقرر فرمایا جس میں کامل تبلیغ کے لئے کامل وسائل موجود تھے۔ اور ضرور تھا۔ کہ جیسا کہ تکمیل ہدایت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ہوئی۔ ایسا ہی تکمیل اشاعت ہدایت بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ سے ہو۔ کیونکہ یہ دونوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منصبی کام تھے۔ لیکن سنت اللہ کے لحاظ سے اس قدر خلود آپ کے لئے غیر ممکن تھا۔ کہ آپ آخری زمانہ کو پاتے اور نیز ایسا خلود شرک کے پھیلنے کا ایک ذریعہ تھا۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس خدمت منصبی کو ایک امتی کے ہاتھ سے پورا کیا۔ کہ جو اپنی خُو اور روحانیت کے رُو سے گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود کا ایک ٹکڑہ تھا۔ یا یوں کہو۔ کہ وہی تھا۔ اور آسمان پر ظلی طور پر آپ کے نام کا شریک تھا۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۶۰ و ۱۶۱)

مولٰنا آزاد کی سابقہ رائے

غرض جماعت احمدیہ کا یہ ہرگز عقیدہ نہیں۔ کہ تکمیل دین کے لئے مسیح موعود مبعوث ہوگا۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ تکمیل اشاعت دین کے لئے مسیح موعود کی بعثت مقدر تھی۔ اور اسی کی طرف آیت کریمہ لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ میں اشارہ فرمایا گیا تھا۔ اور یہ کوئی ایسی بات نہیں۔ جو صرف جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کی جاتی ہو۔ بلکہ اکابر امت محمدیہ بھی اس عقیدہ کے قائل رہ چکے ہیں۔ بلکہ خود مولٰنا ابوالکلام آزاد اپنی مشہور تصنیف "تذکرہ" میں جس کے متعلق آپ کے بعض ہواخواہوں کا خیال ہے۔ کہ وہ "انسانی دماغ کے افکار کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ الہام ربانی ہے جو کہ عرش عظیم سے براہ راست امام موصوف کے قلب پر نازل ہوا۔ اور پھر وہاں سے منتقل ہوکر صفحات قرطاس پر ظاہر ہوا" (القول المتین فی تفسیر سورۃ والتین ٹائٹل پیج)

ارقام فرما چکے ہیں۔ کہ

"اٹھارھویں صدی عیسوی سے یورپ کے استیلاء و تسلط کا فتنہ شروع ہوا۔ اور جو کچھ ہو رہا ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں۔ تاہم اب تک یستبیح بیضتھم کی قدرت دشمنان اسلام کو نہیں ملی ہے۔ اور اگر اللہ تعالےٰ کا وعدہ سچا ہے۔ تو کبھی نہیں ملے گی۔ تا آنکہ غربت ثانیہ کے بعد نشأۃ و غلبۂ ثانیہ کا وقت موعود آجائے۔ اور وعدۂ الٰہی پورا ہوکر رہے۔ کہ لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ۔ ولو کرہ المشرکون" (تذکرہ حاشیہ صفحہ ۲۵۷)

اسی طرح آپ اپنے اس خطبۂ صدارت میں جو ۲۸۔۲۹ فروری ۱۹۲۰ء کو پراونشل خلافت کانفرنس بنگال منعقدہ کلکتہ میں آپ نے پڑھا۔ اور جو بعد میں "مسئلۂ خلافت و جزیرۂ عرب" کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہوا۔ فرما چکے ہیں۔ کہ "احادیث میں نہایت کثرت کے ساتھ اسلام کے ایک آخری دور کی بھی خبر دی گئی ہے۔ جو اپنے برکات کے اعتبار سے دور اول کے خصائص تازہ کرے گا۔ اور جس کا حال یہ ہوگا۔ کہ لا یدری اولھا خیر ام آخرھا۔ نہیں کہا جاسکتا۔ کہ امت کی ابتداء زیادہ کامیاب تھی یا اس کا اختتام یہی وہ آخری زمانہ ہوگا۔ جب اللہ کا اعلان اپنے کامل معنوں میں پورا ہوکر رہے گا۔ کہ لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ ولو کرہ المشرکون دین اسلام اور اس کا رسول اس لئے آیا تاکہ تمام دینوں اور قوموں پر بالآخر غالب ہوکر رہے۔ (کیونکہ آخری غلبہ صرف اصلح کے لئے ہے اور تمام دینوں میں اصلح صرف اسلام ہی ہے) یہی وجہ ہے۔ کہ مایوسیوں اور نامرادیوں کی اس عالمگیر تاریکی میں بھی جو آج چاروں طرف پھیلی ہوئی ہے۔ ایک مومن قلب کے لئے فتح و اقبال کی روشنیاں برابر چمک رہی ہیں۔ بلکہ جس قدر تاریکی بڑھتی جاتی ہے۔ اتنا ہی زیادہ طلوع صبح کا وقت قریب آتا جاتا ہے۔ الا ان نصر اللہ قریب" (صفحہ ۱۱)

یہ نشأۃ و غلبۂ ثانیہ کا "وقت موعود" یہ اسلام کا "آخری دور" جو اپنے برکات کے اعتبار سے دور اول کے خصائص تازہ کرنے والا ہے۔ اور جس میں لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ کا وعدۂ الٰہی پورا ہوتا ہے۔ اور جس زمانہ میں "اللہ کا اعلان اپنے کامل معنوں میں پورا" ہونا مقدر ہے۔ کونسا ہے۔ اگر دین اسلام کی اشاعت بھی کامل ہوچکی ہے۔ تو پھر وعدۂ الٰہی لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ کے پورا ہونے کی امید اور "طلوع صبح" کا انتظار بے سود سمجھا جائے گا۔ لیکن اہل علم اصحاب سے پوشیدہ نہیں۔ کہ درحقیقت یہ آخری زمانہ وہی ہے۔ جس میں مسیح موعود کی بعثت مقدر ہے۔ اور جس کے ذریعہ تکمیل دین کا نہیں۔ بلکہ تکمیل اشاعت دین کا خدا تعالےٰ ازل سے ارادہ فرما چکا ہے۔ اور مولانا آزاد اسی ارادۂ الٰہی کے پورا ہونے کے متعلق اپنے قلبی اشتیاق کا اظہار کر چکے ہیں۔

اکابر امت محمدیہ کی شہادتیں

پھر مولانا آزاد پر ہی بس نہیں امت محمدیہ کے کئی اکابر اللہ تعالےٰ کے وعدہ لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ کے پورا ہونے کا زمانہ مسیح موعود کا عہد سعادت مہد قرار دے چکے ہیں۔ چنانچہ (۱) تفسیر کبیر جلد ۸ صفحہ ۱۰۹ میں آیت کریمہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے اذا الظھور لا یظھر الا بالاظھار و ھو الاتمام یؤیدہٗ قولہ الیوم اکملت لکم دینکم و عن ابی ھریرۃ ان ذالک عند نزول عیسیٰ ابن مریم قالہ مجاھدؒ۔ یعنے غلبہ دین اتمام کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔ اور اس کی تائید خدا تعالےٰ کے قول الیوم اکملت لکم دینکم سے ہوتی ہے۔ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روائت ہے کہ اسلام کا تمام مذاہب پر غلبہ حضرت عیسےٰ کے نزول کے وقت ہوگا۔ اور مجاہدؒ جو تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے بھی یہی بات کہی ہے۔

(۲) عینی شرح بخاری جلد ۵ صفحہ ۵۸۴ میں لکھا ہے

ان الدین الحق ھو الدین الذی ھو علیہ و ھو دین الاسلام دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم الذی ھو نزل للاظھار و ابطال بقیۃ الادیان یعنی دین حق سے مراد وہ دین ہے جس پر مسیح موعود ہوگا اور وہ مذہب اسلام ہی ہے جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا مذہب ہے۔ اور جسے دنیا پر غالب کرنے اور باقی ادیان باطلہ کو مٹانے کے لئے وہ مبعوث ہوگا۔

(۳) ابن جریر میں لکھا ہے ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ۔ ..... ذالک عند خروج عیسےٰؑ۔ جلد ۱۵ صہ۲ کہ اس آئت میں جس غلبہ اسلامی کا ذکر ہے۔ وہ مسیح موعود کی بعثت کے وقت ہوگا۔

(۴) پھر لکھا ہے۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ فی قولہٖ لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ۔ قال حین خروج عیسےٰ (ابن جریر جلد ۲۵ صہ۵۴) کہ حضرت ابو ہریرہ سے روائت ہے کہ انہوں نے آئت قرآنی لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ کے متعلق فرمایا کہ یہ غلبہ نزول عیسےٰ کے وقت ہوگا۔

(۵) ابو داؤد جلد ۲ صہ۲۳۸ میں لکھا ہے۔ ویھلک اللہ فی زمنہ الملل کلھا الا الاسلام کہ اللہ تعالےٰ مسیح موعود کے زمانے میں تمام جھوٹے دینوں کو نیست و نابود کر کے صرف اسلام دنیا پر قائم کرے گا۔

(۶) زرقانی شرح موطا جلد ۴ صہ۲۵ پر کفر کے متعلق لکھا ہے۔ کہ یضمحل فی زمن عیسیٰؑ کہ مسیح موعود کے زمانہ میں کفر بالکل مضمحل ہو جائے گا۔

(۷) روحانی المعانی میں لکھا ہے۔ اذا نزل عیسیٰ علیہ السلام لم یکن فی الارض الا دین الاسلام (جلد ۹ صہ۶۲) کہ مسیح موعود کے وقت دین اسلام کامل طور پر دنیا میں پھیل جائے گا

عقیدہ کی وضاحت

غرض جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہرگز نہیں کہ مسیح موعود کا کام تکمیل دین ہے لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ وہ اس بات پر کامل یقین رکھتی ہے۔ کہ تکمیل اشاعت دین رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دوسری بعثت میں مقدر ہے۔ اور دوسری بعثت وہی ہے جو مسیح موعود کی صورت میں ہوئی۔ یہی امت محمدیہ کے اکابر اور مفسرین نے لکھا۔ اور یہی وہ حقیقت ہے جو مولانا ابو الکلام آزاد کی سابقہ تحریرات سے ثابت ہے۔

جماعتہائے احمدیہ صوبہ سرحد کو اطلاع

مولوی چراغ دین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ صوبہ سرحد کی انجمنوں میں دورہ کرنے والے ہیں۔ اس دورہ میں وہ نظارت بیت المال کے شعبہ کے متعلق بھی بطور انسپکٹر فرائض انجام دیں گے۔ لہٰذا عہدہ داران جماعتہائے صوبہ سرحد سے درخواست ہے۔ کہ بیت المال کے کام میں انکے ساتھ تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔ ناظر بیت المال قادیان

نبی کا نام پانے کی خصوصیت

حضرت مسیح موعودؑ کے صریح ارشادات کے متعلق غیر مبایعین کی غلط تاویلات

چند دن ہوئے مجھے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا لکھا ہوا ایک مضمون ملا جس کا عنوان "نبی کا نام پانے کی خصوصیت" تھا۔ اس کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب نے خوف الٰہی کو بالائے طاق رکھتے ہوئے نہائت افسوسناک طریق عمل اختیار کیا۔ انہوں نے اس آرٹیکل میں اپنی طرف سے "علم کلام" کے تین قاعدے بیان کئے۔ اور پھر انہیں نہائت ہی غلط طور پر حقیقۃ الوحی صہ۳۹۱ کی عبارت کو اصل مقصد سے پھیرنے کے لئے استعمال کیا۔

لاریب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ کلام جو حقیقۃ الوحی صہ۳۹۰ و صہ۳۹۱ میں درج ہے۔ خرمن پیغامیت کے لئے ایک بجلی ہے۔ اور غیر مبایعین کے عقائد باطلہ کو اس نے بیخ و بن سے اکھاڑ دیا ہے۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ تو نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ ان صفحات کو بے ہودہ تاویلات کے غبار میں پوشیدہ کر دینے کی کوشش کی جائے۔ بلکہ یہ ہونا چاہیئے کہ حق و صداقت کی راہ اختیار کی جائے۔ ڈاکٹر صاحب نے تمہید بیان کرنے کے بعد قاعدہ اول بدین الفاظ پیش کیا ہے کہ "جب ایک چیز کی جنس کا نام دوسری چیز کو دیا جائے گا۔ تو ضروری ہوگا۔ کہ وہ دوسری چیز پہلی چیز کی جنس نہ ہو۔ ورنہ نام دینا بے معنی ہوگا۔ مثلاً شیر کا نام ہم انسان کو تو دے سکتے ہیں۔ مگر خود شیر کو یہ نام دینا بے معنی ہوگا۔" صہ۵ کسی انسان کو نبی کا نام دینے کی بحث میں یہ قاعدہ پیش کرنے کا صرف مطلب یہ ہے کہ اس قاعدہ کے گھڑنے والے نے غیر نبی اور نبی دو حیثیتیں قرار دی ہیں۔ اسی سے مضمون نویس کی ہوشمندی ظاہر ہے۔ دنیا میں چونکہ کبھی کوئی شیر انسان نہیں بنا اور نہ بن سکتا ہے۔ اس لئے جب شیر کا لفظ کسی انسان کے لئے بولا جائے گا۔ تو مجبوراً اسے مجاز قرار دیا جائے گا۔ لیکن چونکہ ہزارہا انسان ہی نبی بنائے گئے۔ اس لئے جب نبی کا لفظ کسی انسان کے متعلق کلام الٰہی میں آئیگا تو وہ اپنے اندر حقیقت رکھیگا۔ اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے "حضرت امیر" اپنی ایک کتاب میں تحریر فرما چکے ہیں۔ کہ "ہم مجبور ہیں کہ حقیقت کو بلاوجہ مجاز نہ بنا دیں۔" (النبوۃ فی الاسلام صہ۱۲) اور علم اصول میں تو صاف لکھا ہے۔ کہ کسی لفظ کو مجاز تب قرار دیا جائے گا۔ جب حقیقت متعذر ہوگی۔ کیا ڈاکٹر صاحب کو اتنا بھی معلوم نہیں۔ کہ شیر کسی صورت میں بھی انسان نہیں بن سکتا۔ مگر غیر نبی نبی بنتے رہے اور رب العالمین کی طرف سے مخلوق کی طرف مبعوث کئے گئے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ "صریح طور پر خدا تعالےٰ کی طرف سے نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔" (حقیقۃ الوحی صہ۱۵۰) ایک اور جگہ فرمایا۔ "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے۔ تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں۔" (اشتہار ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء)

حضور علیہ السلام ایک اور جگہ یوں فرماتے ہیں "میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔" (حقیقۃ الوحی صہ۶۸)

پس آپ کو اللہ تعالےٰ نے نبوت کے مقام پر کھڑا کیا۔ اور یہ امر حضور کے لئے ایسا ہی باعث فخر تھا۔ جیسا کہ پہلے انبیا کیلئے۔ اگر مولوی فاضل "اپنی ڈگری پر، اسسٹنٹ سرجن" اپنی ڈگری، بی۔ اے اور ایم۔ اے اپنی ڈگریوں پر فخر کرنیکا جائز حق

سکتے ہیں تو یقیناً یقیناً وہ انسان جسے خدا کی طرف سے نبی بنایا جائے۔ اور بار بار اسے نبی کے لقب سے مخاطب کیا جائے۔ سب سے بڑھکر اس "قابل عزت خطاب" پر فخر کا حق رکھتا ہے۔

اب میں ڈاکٹر صاحب کے دوسرے بیان کردہ قاعدہ کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں۔ لکھتے ہیں۔

دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ جب ایک جنس کو اسکی اپنی جنس کے نام سے پکاریں گے تو اس نام کے استعمال کی وجہ ہم ہرگز بیان نہیں کریں گے اور اگر ہم بیان کریں گے تو یہ فعل ہماری حماقت اور لغویت پر دلالت کرے گا۔ ہم کسی چیز کو کسی نام سے پکارا جانے کی وجہ اسی صورت میں بیان کریں گے۔ جب ایک چیز کی جنس کا نام کسی دوسری ایسی چیز کو دیا گیا ہو۔ جو اس کی جنس میں سے نہیں۔

اگر اس عبارت کے ساتھ ڈاکٹر صاحب اتنا اور بڑھا دیتے کہ "اگر کسی چیز کو دوسری چیز کا کوئی ایسا نام دیا جائے۔ جس کے مفہوم میں اختلاف ہو۔ تو ضرور ہے۔ کہ اس نام کو کسی دوسری چیز پر اطلاق کرتے ہوئے اس امر کی وضاحت کردی جائے کہ یہ نام اسے کن معنوں میں دیا جارہا ہے۔ تاکہ غلط فہمی کا اندیشہ نہ رہے" تو یقیناً معاملہ بالکل صاف ہوجاتا۔

اول تو جہاں جہاں بھی اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اور رسول کرکے پکارا ہے۔ بعینہ اسی طرح پکارا ہے۔ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کو قرآن کریم میں پکارا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ان الہامات میں جن میں مسیح موعود علیہ السلام کو بار بار نبی اور رسول کے نام سے پکارا کہیں کسی قسم کی توجیہہ بیان نہیں فرمائی۔ کیونکہ "خدا کی یہ اصطلاح ہے جو کثرت مکالمات و مخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا ہے یعنی ایسے مکالمات جن میں اکثر غیب کی خبریں دی گئی ہوں" (چشمۂ معرفت صفحہ ۳۲۵)، اور نبی کی یہ تعریف جس طرح دوسرے انبیاء پر صادق آتی ہے۔ ویسے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی صادق آتی ہے۔ پس آپ کی نبوت اور دیگر انبیاء کی نبوت میں کوئی فرق نہیں ہاں خصوصیات نبوت میں ایک دوسرے سے الگ ہونا نبوت میں کوئی نقص پیدا نہیں کرتا۔ ایک شخص جو باقاعدہ سکول میں تعلیم حاصل کرکے ایم اے کی ڈگری حاصل کرتا ہے۔ اس کی ڈگری اس شخص سے کم نہیں ہوگی۔ جو اپنے طور پر پرائیویٹ طیاری کرکے بھی ڈگری حاصل کرے۔ کیونکہ ڈگری ایک ہی ہے خواہ ذرائع تعلیم علیحدہ علیحدہ ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں۔ جب کہ وہ مکالمہ و مخاطبہ اپنی کیفیت و کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو۔ اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔" (الوصیت صفحہ ۱۲) پھر فرماتے ہیں کہ "جس کے ہاتھ پر اخبار غیبیہ منجانب اللہ ظاہر ہونگے بالضرورت اس پر مطابق آیت فلا یظہر علی غیبہ احداً کے مفہوم نبی کا صادق آئے گا۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

پھر حضور تحریر فرماتے ہیں۔ "عربی و عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنی ہیں کہ خدا سے الہام پاکر بکثرت پیشگوئی کرنے والا ہو اور بغیر کثرت کے یہ معنی متحقق نہیں ہوسکتے" (مکتوب مندرجہ اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

حضور فرماتے ہیں۔ کہ "میرے نزدیک نبی اس کو کہتے ہیں۔ جس پر خدا کا کلام یقینی و قطعی بکثرت نازل ہو جو غیب پر مشتمل ہو اسی لئے خدا نے میرا نام نبی رکھا۔ (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۶)

ان سب اصطلاحات کو مد نظر رکھتے ہوئے حضور کی اس تحریر کو پڑھو کہ "میں خدا تعالےٰ کی ہم کلامی سے مشرف ہوں اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے۔ کہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا اور انہی امور کی کثرت کی وجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں" (آخری مکتوب ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء)

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام خدا تعالےٰ کی اصطلاح قرآن کریم کی اصطلاح، تمام انبیاء کی اصطلاح لغت کی اصطلاح اور اپنی اصطلاح کے مطابق خدا تعالےٰ کے نبی اور رسول ہیں مگر چونکہ عام مسلمانوں کے نزدیک نبی کے لئے ضروری تھا کہ وہ صاحب شریعت جدیدہ ہو۔ اور وہ کسی نبی کا متبع نہ ہو۔ جیسا کہ اب ڈاکٹر صاحب اور دیگر اہل پیغام کا خیال ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام صاحب شریعت نبی نہیں تھے اس لئے حضور نے جہاں جہاں اپنے لئے نبی اور رسول کے الفاظ استعمال فرمائے وہاں ساتھ ہی توجیہہ بھی فرمادی۔ مبادا کوئی شخص غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو۔ پس آپ نے محض اس لئے بار بار اپنے نبی ہونے کی توجیہہ فرمائی۔ کہ تا وہ لوگ جو نبی کے لئے شریعت جدیدہ لانا یا براہ راست بغیر اتباع کسی نبی کے نبی بننا شرط ٹھہراتے ہیں آپ کو اس قسم کا مدعی نبوت تصور کرکے آپ کی تکذیب پر آمادہ نہ ہوجائیں۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں کہ "ہم خدا کے ان کلمات کو جو نبوت یعنی پیشگوئیوں پر مشتمل ہوں نبوت کے اسم سے موسوم کرتے ہیں اور ایسا شخص جس کو بکثرت ایسی پیشگوئیاں بذریعہ وحی دی جاویں یعنی اس قدر کہ اس کے زمانہ میں اس کی کوئی نظیر نہ ہو اس کا نام ہم نبی رکھتے ہیں کیونکہ نبی اس کو کہتے ہیں جو خدا کے الہام سے بکثرت آئندہ کی خبریں دے مگر ہمارے مخالف مسلمان مکالمہ الٰہیہ کے قائل ہیں۔ لیکن اپنی نادانی سے ایسے مکالمات کو جو بکثرت پیشگوئیوں پر مشتمل ہوں نبوت کے نام سے موسوم نہیں کرتے۔" (چشمۂ معرفت صفحہ ۱۸۰)

اس سے معلوم ہوگیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور عام مسلمانوں کا نبی کی تعریف میں اختلاف تھا۔ ایک دوسری جگہ حضور فرماتے ہیں کہ نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنی صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو۔ اور مشرف مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔" (براہین حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸)

پس نبی کے دو مفہوم مقرر ہوئے اول خدا تعالیٰ کی اصطلاح کا مطلب یہ ہے۔ کہ ایک شخص کو بکثرت مکالمہ الٰہیہ حاصل ہو۔ غیب کی خبریں بکثرت اس پر کھول جائیں اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائے۔ یہی وہ مفہوم ہے۔ جسے قرآن کریم اور تمام انبیاء نے قبول کیا۔ اور اسی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو نبی قرار دیا۔

دوسرا مفہوم ہے۔ جو عوام کے نزدیک مشہور ہے۔ جس میں نبی کے لئے ضروری ٹھہرایا گیا ہے کہ وہ شریعت جدیدہ لائے یا براہ راست نبوت حاصل کرے یہی وہ اصطلاح ہے۔ جسے ملحوظ رکھتے ہوئے حضور نے اپنی نبوت و رسالت کی نفی کی چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

"یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا اور جس کے یہ معنی ہیں کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن کریم کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتداء اور متابعت سے باہر جاتا ہوں۔ یہ الزام صحیح نہیں بلکہ ایسا دعویٰ نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے۔ اور نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب میں ہمیشہ میں یہی لکھتا آیا ہوں کہ اس قسم کی نبوت کا مجھے کوئی دعویٰ نہیں اور یہ سراسر مجھ پر تہمت ہے" (آخری مکتوب مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء) سوال ہوتا تھا کہ جب آپ کوئی شریعت جدیدہ بھی نہیں لائے اور دیگر اولیاء و اقطاب کی طرح آپ بھی ایک امتی ہیں تو کیا وجہ ہے کہ صرف آپ کو نبی تسلیم کیا جائے اور دوسروں کو غیر نبی تو حضور خود اس کا جواب فرماتے ہیں کہ "جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس

شملہ میں میاں سر فضل حسین کی یاد میں جلسہ

ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب اور دیگر معززین کی تقریریں

شملہ ۱۵ جولائی۔ کل گورنر پنجاب کی صدارت میں میاں سر فضل حسین کی یاد میں ایک جلسہ ہوا جس میں متعدد مشہور مقرروں نے میاں صاحب مرحوم کی زندگی کے حالات بیان کئے۔ اور انہیں خراج تحسین ادا کیا۔

گورنر پنجاب کی تقریر

ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب نے اپنی افتتاحی تقریر میں بیان کیا۔ کہ آج ہم یہاں اس لئے جمع ہوئے ہیں۔ کہ ایک بڑے پبلک لیڈر کی خدمات کا جو انتقال کر گیا ہے اعتراف کریں۔ اور اسے خراج تحسین ادا کریں۔ گذشتہ چند ایام میں ملک کی متعدد پارٹیوں گروہوں اور پبلک کے ارکان نے میاں سر فضل حسین کو خراج تحسین ادا کیا ہے۔ اس سے مرحوم کی عظمت کا اچھی طرح اندازہ ہو سکتا۔ لطف یہ ہے کہ جن اشخاص نے خراج تحسین ادا کیا ہے ان میں متعدد افراد ایسے ہیں جن کا نقطۂ نگاہ میاں سر فضل حسین سے بالکل مختلف تھا۔ میں میاں صاحب کو مدت سے جانتا ہوں۔ مجھے آپ سے دوستانہ تعلقات رکھنے کا فخر حاصل تھا۔ چنانچہ مجھے آپ کے کام کی تعریف کرنے کا بھی کئی دفعہ موقعہ ملا تھا۔

ہز ایکسی لنسی نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ آپ لیجسلیٹو کونسل کے حقوق اور روایات کے متعلق رشک آمیز کام کرتے تھے۔ اور شدید بحثوں میں اپنے اعلیٰ وقار کو قائم رکھتے تھے۔ آپ بذات خود بے حد نکتہ رس۔ اور باریک بین تھے۔ آپ نے پبلک سروس میں ایک اہم اور عمدہ مثال قائم کی۔ آپ نے جس عہدے پر کام کیا۔ آپ کا یہی مقصد رہا کہ حکومت کے مفاد حکومت کیلئے سفید بنانے کی کوشش کریں۔ آپ غربا اور مصیبت زدہ اشخاص سے عملی ہمدردی رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ نے اچھوتوں کے لئے بھی اہم خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے پسماندہ اقوام کی تعلیمی حالت کے سدھارنے کے لئے بے حد کوشش کی۔ اور جس وقت بھی آپ کافی روپیہ حاصل کر سکتے تھے۔ آپ غریب اصلاح کے مفاد کے پروگرام کو پیش کر دیتے تھے۔

میاں سر فضل حسین نہایت منصف مزاج آدمی تھے۔ چنانچہ جس وقت آپ پر ثابت ہو جاتا تھا۔ کہ میرے اپنے فرقے کے مطالبات حق بجانب ہیں۔ وہ ہمیشہ ان مطالبات کے منوانے پر زور دیا کرتے تھے۔ مگر عام افراد کے خیالات کے علی الرغم آپ اپنی قوم کے تعلیمی معیار اور سیاسی قابلیت کو بڑھا کر ان کے مطالبات کے منظور کرانے کے طرفدار تھے۔ ایسے معاملات میں آپ کا طریق کار آپ کے نظم و نسق کی مہارت اور فوق العادت سیاست دانی کو ظاہر کرتا تھا۔ آپ بعید دور اندیش واقع ہوئے تھے۔ تمام مسائل کے اہم پہلوؤں پر فوراً آپ کی نظر پڑ جایا کرتی تھی۔ آپ وعدہ دینے اور کسی کام کے سرانجام دینے میں بے حد احتیاط سے کام لیا کرتے تھے۔ مگر جس وقت وعدے دیتے تھے۔ وعدہ کے ایفا کرنے کے لئے سب کچھ کر دیتے تھے۔

آپ میں سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ آپ بے حد جرأت و جسارت کے مالک تھے۔ اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ میاں سر فضل حسین پارلیمنٹری امور میں بے حد ماہر تھے۔ آپ کی موت ہندوستان کے لئے بیحد صدمہ ہے۔ آپ کی موت نے ایک رشید اور موزوں ماہر کو آئندہ اصلاحات کے ماتحت ہندوستان کی خدمات کے لئے وقف نہ رہنے دیا۔ اگر آپ وزیر اعظم بننے تک زندہ رہتے تو آپ اپنے صوبہ کی بہت بڑی خدمت سرانجام دیتے۔ حکومت پنجاب کے لئے خوشی کا مقام تھا۔ کہ آپ نے اپنی موت سے چند ہفتے پیشتر حکومت پنجاب کی وزارت کو قبول کرنا منظور کر لیا تھا۔ آپ کی ہمیشہ یہی خواہش رہی ہے کہ صوبہ پنجاب جس سے آپکو بے حد محبت تھی اور جس کی خدمت آپ کا سب سے بڑا اصول تھا۔ اور آپ پنجاب کی خدمت کرتے ہوئے مرے۔

مجھے آپ کی موت سے خاص صدمہ ہوا ہے۔ اور میں اس بارے میں آپکے پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں۔ میں حاضرین سے التماس کروں گا۔ کہ تعزیت کا ریزولیوشن منظور کریں اور مرحوم کے پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کریں۔

چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر

چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب نے اپنی تقریر کے آغاز میں بیان کیا۔ کہ ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب کی تقریر کے بعد اس امر کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ کہ اس میں کسی چیز کا اضافہ کیا جائے۔ آپ نے کہا کہ اس امر کا اندازہ فی الحال غیر ممکن ہے۔ کہ سر فضل حسین نے ملک و ملت کے لئے کس قدر اہم خدمات سرانجام دی ہیں۔ اور آپ کی ذات گرامی کی وجہ سے ہمارے ملک کو کس قدر فائدہ حاصل ہوا ہے۔ جوں جوں وقت گزرتا جائیگا آپ کی خدمات کی قدر زیادہ ہوتی جائے گی۔ آپ نے عام پبلک کی خدمات کو سرانجام دینے کے علاوہ اپنی قوم کی لاتعداد خدمات سرانجام دی ہیں۔ جو ہر حالت میں مدتوں یادگار رہیں گی۔ سر فضل حسین غالباً پہلے ہندوستانی تھے۔ جنہوں نے غیر فرقہ وارانہ اصول پر پارٹی قائم کرنے کا خیال پیدا کیا۔ چنانچہ آپ نے مختلف عناصر کو جمع کر کے ایک سیاسی پارٹی قائم کی۔ اور اسے اچھی طرح سے چلایا۔ یہ سر فضل حسین کا پہلا احسان ہے۔ جس کے لئے صوبہ پنجاب آپ کا بے حد ممنون رہے گا۔ آپ نے وزیر تعلیم کی حیثیت سے بھی صوبہ پنجاب کی شاندار خدمات سرانجام دیں۔ وزیر تعلیم کی حیثیت سے آپ نے نہایت ہی خاموشی اور سرگرمی کا اظہار کرتے ہوئے صوبہ پنجاب کو جو اس سے پیشتر تعلیمی لحاظ سے پسماندہ صوبوں میں شامل تھا پرائمری تعلیم کے لحاظ سے پیشرو صوبوں میں شامل کر دیا۔ مرکزی حکومت کے اہم رکن کی حیثیت سے بھی آپ نے نہایت عمدہ خدمات انجام دیں۔

سر ظفر اللہ خان صاحب نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے بیان کیا۔ کہ سر فضل حسین نے جدید دستور اساسی کی ترتیب میں جو معاونت کی ہے۔ وہ الفاظ کی قید میں ہرگز نہیں آ سکتی اور ہماری زبان اس کے اظہار سے قاصر ہے۔ سیاست دان کی حیثیت سے آپ کسی حالت میں بھی شکست کھانے پر آمادہ نہیں ہوتے تھے۔ اور اپنے وقار کو کسی حالت میں کم ہوتا نہیں دیکھ سکتے تھے۔

اس کے بعد سر ظفر اللہ خان صاحب نے ایک رقت آور واقعہ کی یاد دلاتے ہوئے کہا آخری دفعہ جب سر فضل حسین ڈلہوزی سے واپس آئے۔ تو آپ نے بٹالہ جا کر اپنے آباؤ اجداد کے قبرستان کو دیکھا اور کہا کہ قبر کے لئے صرف وہ جگہ ہونی چاہیئے۔ جہاں پہلے قبر بنائی نہ گئی ہو۔ غالباً اس وقت ان کے دل میں یہ بات تھی۔ کہ یہ خالی جگہ جلدی ہی پُر ہو جانے والی ہے یعنی یہ کہ میری زندگی کا خاتمہ ہونے والا ہے۔

جناب چوہدری صاحب کے بعد سر جگدیش سر جوگندر سنگھ۔ نواب مظفر خان۔ سر گوکل چند نارنگ اور سر محمد یعقوب نے تقریریں کیں۔ اور پھر حسب ذیل قرارداد متفقہ طور پر پاس کی گئی ہے یہ اجلاس سر فضل حسین کی ناگہانی موت کو

راولپنڈی میں احراریوں کی فتنہ انگیزی

۱۴ جولائی۔ کو دو احراری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں نہایت ہتک آمیز اور اشتعال انگیز شعر پڑھ کر اپنے جلسہ کے لئے منادی کرتے رہے ایک احمدی سے ان کا تصادم بھی ہوا۔ ۹½ بجے مسجد نیا محلہ میں انعقاد جلسہ کا اعلان تھا۔ وقت مقررہ پر اہالیانِ نیا محلہ اپنی مسجد کے قریب احرار سے برملا کہہ رہے تھے۔ کہ تم لوگوں کو کس نے مسجد میں جلسہ کرنے کی اجازت دی ہے۔ ہم مسجد کو اکھاڑا بنانا نہیں چاہتے۔ درحقیقت تم لوگ عطاء اللہ بخاری کے لئے لائن صاف کرنا چاہتے ہو اور مسلمانوں کو مسجد شہید گنج کے حصول سے باز رکھنے میں کوشاں ہو۔ مگر احرار چونکہ فتنہ انگیزی میں مشاق اور بے باک ہو چکے ہیں۔ انہوں نے نماز عشا کے بعد اکثر لوگوں کی مخالفت کے باوجود جو ان کی شکل تک دیکھنا گوارا نہ کرتے تھے۔ مسجد میں ڈیرہ جما لیا جس پر بعض مسلمانوں نے اعلان کر دیا کہ یہ مسجد نہ احرار کی ہے نہ نیلی پوشوں کی۔ اس جگہ اگر کوئی وعظ کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ اگر کسی شخص نے نیلی پوش یا احرار کا نام لیا۔ تو کان سے پکڑ کر باہر نکال دیا جائے گا۔ احرار نے یہ دیکھ کر کہ نیلی پوشوں کے خلاف وہ کچھ کہہ نہیں سکتے۔ اعلان کر دیا۔ کہ "رد مرزائیت" کے موضوع پر تقریر ہوگی۔ یہ وہ دل آزار چال ہے۔ جسے احراری اپنا میدان صاف کرنے کے لئے ہر جگہ اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک بدزبان بشیر احمد نومسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ذات ستودہ صفات پر نہایت ناپاک حملے کئے۔ اور احمدیوں کے خلاف پبلک کو انتہائی جوش اور اشتعال دلایا۔ یہ احرار کی وہ خلاف انسانیت روش ہے۔ جس کے نتیجہ میں پنجاب کے بعض اضلاع میں آئے دن فسادات اور کشت و خون تک نوبت پہنچ رہی ہے۔ مگر حکومت تماشا دیکھ رہی ہے۔ (نامہ نگار)

تبلیغی ٹریکٹوں کے متعلق ضروری اعلان

نظارت دعوت و تبلیغ کا تبلیغی ٹریکٹ (۱) بعنوان "اس زمانہ کے امام کو ماننا ضروری اور ایمانیات میں سے ہے" تمام جماعتوں اور ان افراد کو بھیجا جا چکا ہے جن کے نام دفتر نظارت تبلیغ کے رجسٹر میں درج ہیں جس جماعت کو ۲۰ جولائی تک وصول نہ ہوں۔ اسے اطلاع دینی چاہیئے۔ کیونکہ اس کے دو ہی معنے ہونگے۔ یا تو اس جماعت کا نام درج رجسٹر نہیں یا پھر ٹریکٹ ڈاک میں ضائع ہو گئے ہیں۔ جن دوستوں کے پتوں میں تبدیلی ہو چکی ہو۔ یا ٹریکٹوں پر درج پتہ میں کوئی غلطی ہو تو اس کی اطلاع فوراً دیں تاکہ اصلاح کر دی جائے۔ (مہتمم نشر و اشاعت قادیان)

وصیتیں

نمبر ۵۸۸۴ منکہ عبد العظیم ولد ملک میر محمد خان صاحب قوم ککے زئی پٹھان پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن ڈنشہرہ ککے زئیاں ڈاکخانہ خاص تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ جون ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے تین مکان مبلغ تین سو روپیہ میں میرے پاس رہن ہیں۔ اور تین سو چالیس روپے نقد میرے پاس ہیں۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمد مبلغ پندرہ روپے ہے۔ میں اس کا دسواں حصہ باقاعدہ ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا میرے مرنے پر جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ۳۴۰/- روپے کا دسواں حصہ میں اسی وقت داخل خزانہ کرتا ہوں۔

العبد عبد العظیم بقلم خود نائب محرر دار القضاء قادیان ۲۷-۶

گواہ شد۔ عبد المجید عاجز متعلم دار العلوم قادیان

گواہ شد۔ ابو العطاء اللہ دتا جالندھری قادیان

نمبر ۵۷۸۴ منکہ اللہ بخش خان غازی ولد محمد خان صاحب قوم بلوچ چانڈیہ پیشہ ملازمت عمر چالیس سال تقریباً تاریخ بیعت فروری ۱۹۳۴ء ساکن میر دغربی ڈاکخانہ تونسہ شریف تحصیل سنگھڑ ضلع ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جون ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے

(۱) سکنی مکانات جو میرے برادر حقیقی مسمی احمد خان کے ساتھ مشترک ہے جن سے میں نصف کا حصہ دار ہوں۔ میرا حصہ تقریباً ایک کنال کے برابر ہوگا اور دو دکان مسقف

(۲) ایک قطعہ مکان بیٹھک جس کے میں نصف کا حصہ دار ہوں اور یہ رقبہ میں میرے اندازہ کے مطابق دس مرلہ کے قریب ہوگی۔

(۳) اراضی زرعی قیمتی اندازاً مبلغ ۵۰۰/- روپیہ اس سب جائداد غیر منقولہ کی مجموعی قیمت مبلغ ۹۰۰/- روپیہ تقریباً ہوتی ہے لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد مذکورہ بالا پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ پچاس روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ⅒ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جو جائداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا

العبد اللہ بخش خان غازی ورنیکلر ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول جامپور ضلع ڈیرہ غازی خان

گواہ شد۔ محمد یار احمدی ولد سردار غلام حیدر خان سکنہ بستی بزدار حال ملازم جام پور۔

گواہ شد۔ عبد المالک تحصیلدار جام پور

گواہ شد۔ چوہدری محمد شریف مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

نمبر ۵۸۵۴ منکہ خدا بخش ولد نور محمد قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۸ء یا ۱۸۹۹ء ساکن بھاگو ارائیں ڈاکخانہ سلطان پور ضلع ریاست کپورتھلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ اپریل ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری پنشن ماہوار مبلغ دس روپے ہے جس میں سے مبلغ چار روپے قرضہ بنک میں وضع ہوتے ہیں۔ اور چھ روپے مجھے ملتے ہیں۔ اور دفتر سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کام کرتا ہوں۔ تنخواہ کا ابھی پتہ نہیں کہ کیا مقرر ہوگی۔ اور میری زرعی اراضی تخمیناً چھ گھماؤں ہیں۔ جو مبلغ ۳۲۰ روپے میں رہن ہے۔ جو قیمتی بحساب بازاری قیمت کے الف … روپے کی ہے اور ایک کوٹھہ خام قیمتی مبلغ یکصد روپیہ مع صحن ہے۔ جس کا حدود اربعہ یہ ہے شمال اراضی زرعی ملکیت فضل الدین ولد پیر بخش حاجی جنوب مکان نعمت علی نمبردار شرق مکان مولوی خیر الدین غرب مکان محمد ولد امام الدین دگی۔ اس مکان میں میرا چہارم حصہ ہے۔ اراضی زرعی و سکنی دیگر برادران حقیقی کے ساتھ مشترک ہے۔ کل اراضی زرعی کا غذات مال میں تخمیناً … گھماؤں جدی ہے جس میں میرا ⅙ حصہ ہے اور کل آبادی جس میں میرا حصہ تخمیناً آٹھ مرلہ ہے۔ جس میں ⅙ حصہ کا مالک ہوں اب بقائمی ہوش و حواس خمسہ اپنے حصہ کی جائداد سے دسویں حصہ کی وصیت بنام صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے اقرار کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان منقولہ و غیر منقولہ دسویں حصہ کی مالک کامل ہوگی۔ اس کو ہر طرح اختیار ہوگا کہ مشترکہ رکھے یا علیحدہ کرے حصہ وصیت شدہ پر میرے ورثاء کو کسی قسم کا کوئی حق نہ ہوگا اور آمدنی کے دسویں حصہ کی بھی

کتابی تبلیغ کے متعلق ایک اور بزرگ کا اظہار پسندیدگی

اور

چالیس روپیہ کا عطیہ

جناب حاجی سراج الدین صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر قادیان

"مکرمی فضل حسین صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ نے سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کی غیروں میں اشاعت کرنے کے متعلق جو تجویز شائع کی ہے۔ وہ انشاء اللہ تعالےٰ بہت ہی مؤثر اور بابرکت ثابت ہوگی۔ اور مجھے توقع ہے کہ احمدی بھائی اور بہنیں اس تجویز پر ضرور عمل کرینگے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کی کتب دنیا کے کونے کونے میں پہنچا دینگے۔ تاکہ ہماری طرح باقی دنیا بھی اس چشمہ ہدایت سے فیضیاب ہو۔ جو خدا کے مسیح کے ذریعہ ہمیں حاصل ہوا۔ فی الحال میری طرف سے بھی آٹھ سیٹ انگریزی کتب کے صیغہ دعوۃ و تبلیغ کو دیدیں۔ تاکہ وہ انہیں جہاں مناسب خیال کرے بھجوا دے۔ اور انکی قیمت چالیس روپے مجھ سے وصول کریں۔" (خاکسار سراج الدین ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر قادیان)

اے خدا کے مسیح کی جماعت! اٹھ۔ کمر ہمت باندھ اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھا۔ اور دنیا کے کونے کونے میں اپنے آقا و مولا کے کلام اور پیغام کو پہونچا دے۔ تاکہ دنیا کا ہر سلیم الطبع انسان تیری طرح ہدایت پائے اور اپنی مراد کو پہونچے۔

قیمت انگریزی سیٹ ۵عہ۔ اردو سیٹ ۲ عہ۔ فارسی سیٹ ۸عہ

خاکسار:۔ ملک فضل حسین منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

کانپور ۱۵ جولائی - آج سٹر کے ایل گابا ایم ایل اے کو زیر دفعہ ۴۲۰ تعزیرات ہند گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتاری کا وارنٹ مقامی پولیس کو لاہور سے موصول ہوا تھا۔ ان کی گرفتاری پیپلز بنک اوف ناردرن انڈیا کے قضیہ کے سلسلہ میں ہوئی ہے۔ مسٹر گابا کو سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کرنے کے بعد کانپور جیل میں بھیج دیا گیا۔

لاہور ۱۵ جولائی - آج پیپلز بنک کے جنرل اسسٹنٹ پنڈت روپ نرائن رینا کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ ان کے خلاف الزام یہ ہے۔ کہ انہوں نے بنک مذکور کا روپیہ غبن کیا۔ اور بنک کو لوٹنے کی سازش کی۔ جب انہیں آنریبل چیف جسٹس کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ تو انہوں نے ضمانت پر رہا ہونے کی درخواست کی۔ آنریبل چیف جسٹس نے کہا۔ کہ مجھے درخواست کی سماعت کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ معلوم ہوا ہے ان گرفتاریوں کے علاوہ اور گرفتاریاں بھی ہونے والی ہیں۔

پریگ (زیکوسلوواکیا) ۱۵ جولائی - یورپ کی مخدوش سیاسی حالت کے پیش نظر پبلک نے آئندہ تین سال تک قومی تحفظ کے لئے دو کروڑ ستر لاکھ پونڈ بطور رقم حکومت کو دیئے ہیں۔ یہ رقم حفاظتی تدبیر اور سرحدوں کے استحکام پر صرف کی جائے گی۔

بیت المقدس ۱۵ جولائی - یافا کے نزدیک عربوں کے ایک گاؤں میں چار مکانوں کو جن میں عرب چھپ کر گولیاں چلا رہے تھے۔ ڈائنامیٹ سے اڑا دیا گیا عدالت فلسطین سے دہشت انگیزوں کو نہایت سخت سزائیں دی جا رہی ہیں۔

ماسکو ۱۵ جولائی - ہوائی بموں اور گیس کے خلاف شہری آبادی کے تحفظ کے لئے حکومت فوری اقدام کر رہی ہے ہفت روزہ مشق جنگ جو ہوائی حملوں اور خلاف گیس قواعد پر مشتمل ہے۔ اور جس میں ماسکو کے باشندے حصہ لیں گے شروع کی جائے گی۔

لندن ۱۵ جولائی - کوانگسی میں جنگ سطرہ لحظہ بلحظہ بڑھ رہا ہے۔ جنرل ہنماؤ کی سپاہ سرحد کیانگسی سے تقریباً دس میل کے فاصلہ پر شیوکوان کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ جرنیل چن چیانگ کی فوج نے شہر شیوک وان کے باہر مورچہ قائم کر لیا ہے۔ سپاہیوں نے خندقیں کھود لی ہیں۔ اور وہ جرنیل بوہنماؤ کی فوج کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں

احمد آباد ۱۵ جولائی - سردار ولبھ بھائی پٹیل کی زیر صدارت ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ مزارعین کی صورت حالات کے متعلق متعلقہ کانگرس کمیٹیوں کی رپورٹوں پر غور و خوض کیا گیا ان رپورٹوں میں سفارش کی گئی ہے کہ پرانے قرضے منسوخ کئے جائیں اور مزارعین کی امداد کے لئے ضمنی صنعتوں کی ترویج کی جائے۔

لنڈن ۱۵ جولائی - آج ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے کپتان مہاراجکمار اوف وجیانگرم کو قصر بکنگھم میں سر کا خطاب دیا گیا۔

بمبئی ۱۵ جولائی - کلکٹر محاصل بمبئی نے اعلان کیا ہے کہ حکومت ہند نے آج ۱۵ جولائی سے اطالیہ کی تعزیرات منسوخ کر دی ہیں۔

لنڈن ۱۵ جولائی - سنگاپور کی بندرگاہ پر فوجی جنگی جہازوں اور بمبار بحری طیاروں کے قیام کے لئے تعمیرات اور ساحل پر فوج کے لئے بارکیں تعمیر کرنے کے لئے بیس لاکھ پونڈ کا تخمینہ منظور ہوا ہے۔

بیت المقدس ۱۵ جولائی - ریلوے لائن پر لوٹ مار اور دیگر دہشت انگیز سرگرمیاں بدستور جاری ہیں۔ عربوں نے بیت المقدس کی جانب غرب لائن کی پٹڑی توڑ دی۔ اور طولکرم کے نزدیک ایک ریلوے پل ڈائنامیٹ سے اڑا دیا۔

بمبئی ۱۵ جولائی - مسٹر انگلستان واپس جانے کے کنٹرول بورڈ اور مہاراجکمار اوف ویانگرم میں جو خط و کتابت ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مہاراجکمار نے امرناتھ کو واپس لینے کے لئے آمادگی ظاہر کی ہے۔ اب اس امر کا قطعی فیصلہ ہو گیا ہے کہ مسٹر امرناتھ کو انگلستان واپس بھیجا جائیگا

لاہور ۱۵ جولائی - آج لالہ ہرکشن لال کی طرف سے ہائی کورٹ میں درخواست دی گئی۔ کہ وہ ہائی کورٹ کے اس حکم کے خلاف جن کی رو سے انہیں بیان دینے کے لئے بلایا گیا ہے۔ پریوی کونسل میں اپیل کرنا چاہتے ہیں۔ آنریبل چیف جسٹس نے بحث سننے کے بعد درخواست مسترد کر دی

نیویارک ۱۵ جولائی - امریکہ میں گرمی سے اموات کا مزید اندازہ ۲ ہزار سے زائد لگایا گیا ہے فصل کے نقصان کا اندازہ دس ہزار لاکھ ڈالر کے قریب ہے۔

لنڈن ۱۵ جولائی - طیاروں کے تصادم کی متعدد اطلاعات موصول ہوئی ہیں بلگریڈ کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ ایک طیارہ گر کر پاش پاش ہو گیا۔ پٹرول ٹینک میں آگ لگ جانے سے سات مسافر جل گئے۔ مالٹا کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ ایک فوجی طیارہ ساحل سے پرواز کرتا ہوا سمندر میں گر گیا۔ پیرس میں دو فوجی طیاروں کے تصادم میں تین ہواباز ہلاک ہو گئے۔

الہ آباد ۱۵ جولائی - پنڈت جواہر لال نہرو ۲ اگست کو الہ آباد سے انتخابی سرگرمیوں کے سلسلہ میں مختلف صوبجات کے دورہ کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ کانگرسی حلقوں میں اس خیال کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ غالباً پنڈت جی بھی آئندہ انتخابات میں بطور امیدوار کھڑے ہوں گے۔

امرتسر ۱۵ جولائی - شرومنی اکالی دل امرتسر نے حکومت ہند سے اپیل کی تھی۔ کہ وہ (جلال آباد) افغانستان کے سکھوں کے معاملہ میں مداخلت کرے۔ اس کے متعلق حکومت ہند کی طرف سے جواب دیا گیا ہے۔ کہ وہ سکھ اور ہندو جن کے متعلق شرومنی اکالی دل نے حکومت سے مداخلت کے لئے لکھا ہے شاہ افغانستان کی رعایا ہیں۔ اور یہ معاملہ خالصۃً ایک غیر ملک کی داخلہ حکمت عملی سے متعلق ہے۔ ان حالات میں حکومت ہند اس مطالبہ کو پورا نہیں کر سکتی اور غیر ممالک کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرنے سے معذور ہے۔

کلکتہ ۱۵ جولائی - رانی گنج میں کوئلہ کی ایک کان میں دھماکہ سے ایک شخص ہلاک اور ایک مجروح ہوا۔

کلکتہ ۱۵ جولائی - پٹ سن کے ایک کارخانہ میں آگ لگ جانے سے ایک لاکھ روپیہ کا سامان جل گیا۔

بیت المقدس ۱۵ جولائی - جنین کے نزدیک عربوں نے ٹیلیفون کے تار کاٹ دیئے تھے۔ جن کی فوج کے ایک دستہ کی حفاظت میں مرمت کرائی جا رہی تھی کہ عربوں نے دور سے فائر شروع کر دیئے برطانی دستہ نے فوراً حملہ آوروں کا مقابلہ شروع کر دیا۔ کافی دیر کی جنگ کے بعد سات عرب ہلاک ہو گئے۔

لاہور ۱۵ جولائی - پنجاب گورنمنٹ نے اپنے وعدہ کے مطابق مسجد شاہ چراغ کی عمارت خالی کر دی ہے۔ انجمن اسلامیہ حکومت کی پیش کردہ شرائط پر غور کر رہی ہے اور عنقریب فیصلہ کر کے حکومت کو جواب دیدے گی۔ موجودہ عمارت میں تبدیلی نہ کرنے کی شرط کو نہایت قابل اعتراض تصور کیا جا رہا ہے۔

لاہور ۱۵ جولائی - ریلوے پولیس نے اعلان کیا ہے کہ گذشتہ دو ماہ کے دوران میں ایسے واقعات میں معتدبہ اضافہ ہو گیا ہے جن میں ان لوگوں سے جو صوبجات متحدہ سے پنجاب میں آئے کرپانیں برآمد ہوئیں۔ صوبجات متحدہ میں ایسے اسلحہ پر کوئی پابندی نہیں ہے اس لئے عوام کو تنبیہہ کی جاتی ہے کہ پنجاب میں لائسنس کے بغیر کرپانوں کی فروخت یا انہیں پاس رکھنا قانون اسلحہ کے ماتحت قابل تعزیر ہے۔

امرتسر ۱۵ جولائی - ڈاکٹر ستیہ پال پریذیڈنٹ پنجاب کانگرس کمیٹی نے حکیم سکندر خان چیئرمین مجلس استقبالیہ کمیونل ایوارڈ کانفرنس کو لکھا ہے کہ کانفرنس منعقد کر کے فرقہ وار فیصلہ کو اہمیت دینا کانگرس اور ملک کے مفاد کے منافی ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی